روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 25 جنوری 2011ء 20 صفر 1432 ہجری 25 صلح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 21

آسمان نبوت کے سورج

ایک ہندو بشن داس رسول اللہؐ کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں۔ حضرتؐ ولیوں کے ولی، پیروں کے پیر۔ آسمان نبوت کے سورج، ہادیان مذاہب کے سرتاج اور رہنمایان دین کے رہبر تھے...... دینی بزرگی اور دنیوی عظمت ان کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑی ہیں۔ اگر کسی کے نام پر کروڑہا انسان سرکٹوانا سعادت دارین خیال کرتے ہیں تو وہ حضرت محمد صاحب ﷺ ہیں۔ اگر دن میں پانچ دفعہ نہایت ارادت اور صدق کے ساتھ کسی کے نام کا ورد ہوتا ہے تو وہ بھی رسول مقبولؐ ہیں۔ اگر کرہ ارض کی لکھو کھہا مسجدوں کے مؤذنوں سے کسی کے نام کی اذان دی جاتی ہے تو وہ یہی خاتم المرسلینؐ ہیں۔

(اخبار زمیندار۔بحوالہ: برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول صفحہ 27)

مغفرت کی دعا

☆ حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبریلؑ یہ دعا آسمان سے لے کر نازل ہوئے اور وہ بہت خوش تھے۔ انہوں نے آکر عرض کیا کہ اے محمدؐ! اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی طرف ایک تحفہ دے کر بھیجا ہے یعنی عرش کے یہ خزانے جو ان دعائیہ کلمات کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عطا فرمائے ہیں:

ترجمہ:۔ اے وہ ہستی جو خوبصورت کو ظاہر کرنے والی اور بدصورت کی ستر پوشی کرتی ہے، اے وہ (مقدس) وجود جو گناہ کا مؤاخذہ نہیں کرتا اور پردہ دری نہیں کرتا اے خوبصورت درگزر کرنے والے! اے وسیع مغفرت والے! اے رحمت کے کھلے ہاتھ رکھنے والے! اے ہر سرگوشی اور خفیہ مشورہ کے ساتھی! اے وہ کہ جس کے پاس آخری شکایت پہنچتی ہے۔ اے درگزر کرنے میں کریم! اے عظیم محسن! اے نعمتوں کے مستحق بننے سے قبل ان کا آغاز کرنے والے! اے ہمارے رب، اے ہمارے آقا، اے ہمارے مولیٰ اور اے ہماری رغبتوں کی انتہا! اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے وجود کو آگ سے نہ جھلسا۔

(مستدرک حاکم کتاب الدعاء مطبوعہ بیروت جلد 1 صفحہ 545)

درخواست دعا

❁ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

آنحضرت ﷺ نے ایک ایسے دین سے آگاہ کیا جو خدا تعالیٰ سے ملانے والا ہے اور وہ اخلاق دکھائے جو خدا کو پسند ہیں

آنحضرتؐ کے عالی مقام اور آپؐ کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں

ہمیں اپنی زبانوں کو آنحضرتؐ پر درود بھیجنے سے تر رکھنا ہے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کا قرب پاسکیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 جنوری 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 جنوری 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ کسی بھی رسول یا اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی اہانت کی جائے خاص طور پر حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات پر، تو ایک حقیقی مومن بے چین ہو جاتا ہے اور اپنے آقا ومولیٰ کی توہین اور بے ادبی برداشت نہیں کرسکتا۔ فرمایا کہ آج میں یہ کہنا چاہتا ہوں اگر کوئی میرے سید ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت وناموس پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرے گا تو وہ خدا کی پکڑ میں آجائے گا اور اپنی دنیا و آخرت برباد کرلے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ آنحضرت ﷺ کی عزت اور مرتبے کیلئے ہر آن اس کی حفاظت فرما رہا ہے قرآن کریم میں یوں فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے سارے فرشتے رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ فرمایا کہ پس یہ ہے وہ مقام جو صرف اور صرف آپ کو ملا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ آپؐ کی روح میں وہ صدق ووفا تھا اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکرگزاری کے طور پر درود بھیجیں۔ پس ہمیں اپنی زبانوں کو درود شریف سے تر رکھنا ہے تاکہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کا قرب پاسکیں اور ان برکتوں سے حصہ پاسکیں جو اللہ تعالیٰ کے اس پیارے نبیؐ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ آنحضرتؐ کے اعمال صالحہ کی تعریف تمام حدود وقیود سے باہر تھی۔ آپؐ نے ایک ایسے دین سے ہمیں آگاہ کیا جو خدا تعالیٰ سے ملانے والا ہے اور ہمارے سامنے وہ اخلاق رکھے جو خدا تعالیٰ کو پسند ہیں۔ آپؐ نے تمام اخلاق حسنہ کی اعلیٰ ترین مثال ہمارے سامنے قائم فرمائی۔ پس ایک مومن درود بھیجنے کے ساتھ ان نمونوں کو قائم کرنے کی کوشش کرے تب اس صدق ووفا کا اظہار ہوگا جو ایک مومن اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے کرتا ہے۔ یہ ہے ایک مومن کا آنحضرتؐ سے عشق ووفا کا تعلق۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی آنحضرت ﷺ کے عالی مقام اور آپؐ سے والہانہ عشق ومحبت سے پر جذبات پر مشتمل تحریرات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا اس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید ومولیٰ، سید الانبیاء، سید الاحیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ یہ کس عالی مرتبے کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے بجز اس کے مرتبے کو شناخت نہیں کیا گیا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جاں گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشی۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے، ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے، ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعے سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ میں نبیوں کی عزت وحرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں لیکن نبی کریمؐ کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزو اعظم ہے۔ نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر نجات یافتہ لکھے جاؤ۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود کو آنحضرتؐ کے مقام ومرتبے کی حفاظت اور مخالفین کے آپؐ کی ذات پر اور دین حق پر حملے کے خلاف ایک جوش تھا اور ہر موقعہ پر آپ اس کے دفاع کیلئے کھڑے ہوتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ دین کے مخالفوں نے ہزاروں اعتراض کر کے یہ ارادہ کیا ہے کہ دین حق کے نورانی چہرہ اور خوبصورت چہرے کو بدشکل اور مکروہ ظاہر کریں۔ ایسا ہی ہماری یہ تمام کوششیں اسی کام کیلئے ہونی چاہئیں کہ اس پاک دین کا کمال درجہ کی خوبصورتی اور بے عیب اور معصوم ہونا بپایۂ ثبوت پہنچاویں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جو لوگ خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفیٰؐ کو برے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ہیں ان سے ہم کیونکر صلح کریں۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی مختلف موقعوں پر عملی غیرت کے بعض واقعات پیش فرمائے فرمایا قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے غیرت کا مظاہرہ ہے جو ایک حقیقی مومن کا سرمایہ ہے جس کیلئے تقویٰ کی ضرورت ہے۔ پس اگر ہم نے دین حق اور آنحضرتؐ کی ذات کو ہر قسم کے اعتراضوں اور استہزاء سے پاک کرنا ہے تو دنیا کو آنحضرتؐ کے جھنڈے تلے لا کر کرنا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ دنیا کے فساد اس وقت ختم ہوں گے جب ہم آنحضرتؐ کی اصل تعلیم کو اپنے پر لاگو کریں گے۔ ایک مومن کو حقیقی خوشی اسی وقت ہوگی اور ہونی چاہئے جب دنیا کے دلوں میں آنحضرتؐ کی محبت قائم ہو جائے گی اس کیلئے ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عمل خیر

بتا دے خاک کے پتلے کہ دنیا میں کیا کیا ہے
بتا کے دانت ہیں منہ میں ترے؟ کھایا پیا کیا ہے؟
بتا خیرات کیا کی راہ مولا میں دیا کیا ہے؟
یہاں سے عاقبت کے واسطے توشہ لیا کیا ہے؟
دعائیں لیں کبھی۔ ٹھنڈا کیا دل دردمندوں کا؟
برے حالوں میں تو شامل ہوا محتاج بندوں کا؟
کسی گُم کردہ رہ کی خضر بن کر رہنمائی کی؟
کسی کی ناخنِ تدبیر سے عقدہ کشائی کی؟
دم مشکل کسی مظلوم کی حاجت روائی کی؟
کسی کی دستگیری کی۔ کسی سے کچھ بھلائی کی؟
کبھی کچھ کام بھی آیا کسی آفت رسیدہ کے
کبھی دامن سے پونچھے تونے آنسو آبدیدہ کے؟
شریک درد و غم ہو کر کسی کا دُکھ بٹایا ہے؟
مصیبت میں کسی آفت زدہ کے کام آیا ہے؟
پرائی آگ میں پڑ کر کبھی دل بھی جلایا ہے؟
کسی بے کس کی خاطر جان پر صدمہ اُٹھایا ہے؟
کبھی آنسو بہائے ہیں کسی کی بدنصیبی پر؟
کبھی کچھ ترس کھایا تو نے مفلس کی غریبی پر؟
کسی کا عقدۂ مشکل کبھی آساں کیا تو نے؟
کسی درماں طلب کے درد کا درماں کیا تو نے؟
کسی دلگیر کا دل غنچۂ خنداں کیا تو نے؟
کسی کو بھی کبھی شرمندۂ احساں کیا تو نے؟

خزاں آتے ہوئے دیکھی کبھی گلہائے نورس پر؟
کبھی کچھ ترس آیا عندلیب زار و بے کس پر؟
کبھی تو نے کسی برگشتہ قسمت کی خبر لی ہے؟
کسی ماتم زدہ کی تو نے دل جوئی کبھی کی ہے؟
کسی کے واسطے آفت میں اپنی جان ڈالی ہے؟
کسی بے خانماں کو وقت مشکل کچھ مدد دی ہے؟
کبھی کچھ دل نوازی کی ہے تو نے دل شکستہ کی؟
کبھی کچھ چارہ فرمائی بھی کی زخمی وخستہ کی؟
کبھی امداد دی تو نے کسی بے کس بچارے کو؟
سخی بن کر دیا کچھ تو نے مفلس کے گزارے کو؟
تسلی دی کبھی تو نے کسی آفت کے مارے کو؟
کبھی تو نے سہارا بھی دیا ہے بے سہارے کو؟
شریکِ درد دل ہو کر خبر لی بے نواؤں کی؟
لگی ہے چوٹ بھی دل پر صدا سن کر گداؤں کی؟
کسی برگشتہ قسمت بے نوا کی دل نوازی کی؟
کسی کے خندۂ زخم جگر کی چارہ سازی کی؟
کسی کے واسطے غم میں گھلا۔ کیا جاں گزاری کی؟
اگر تھا صاحبِ توفیق کیا بندہ نوازی کی؟
سنا کب کان دھر کر نالہ و غم بے نواؤں کا؟
رہا ہر حال میں نوشیفتہ اپنی اداؤں کا
ذرا تو سوچ اے غافل۔ رہے گا شادماں کب تک؟
کرے گا خون اپنے وقت کا ناقدرداں کب تک؟

تیرے باغِ جوانی میں نہ آئے گی خزاں کب تک؟
رہے گا تیری قسمت سے موافق آسماں کب تک؟
رہے گا تا بہ کے مصروف دنیا کے جھمیلے میں؟
کہاں تک کھوئے گا عمر رواں پانی کے ریلے میں؟
فنا وزیست کا اک روز قصہ پاک ہونا ہے
اجل کے ہاتھ سے دامان ہستی چاک ہونا ہے
کبھی تو پائمال گردش افلاک ہونا ہے
کسی دن خاک میں ملنا ہے آخر خاک ہونا ہے
حباب آسا قرار زیست ہے دنیائے فانی میں
جو تجھ سے ہو سکے کر لے بھلائی زندگانی میں
نہ دولت ساتھ جائے گی نہ قسمت ساتھ جائے گی
نہ شوکت ساتھ جائے گی نہ حشمت ساتھ جائے گی
پس مُردن نہ یہ شان امارت ساتھ جائے گی
نہ عظمت ساتھ جائے گی نہ رفعت ساتھ جائے گی
جو پوچھے جائیں گے محشر میں وہ اعمال ہیں تیرے
اگر کچھ ساتھ جائیں گے وہ نیک افعال ہیں تیرے
مناسب ہے کہ نیک اعمال کر۔ طاعت گزاری کر
پسندیدہ طریقے سیکھ۔ عجز و انکساری کر
بھلائی کر بدی سے باز آ پرہیزگاری کر
جو تجھ سے ہو سکے تو خلق کی خدمت گزاری کر
اگر نیکی کرے گا تو خدا اس کا ثمر دے گا
تیرا دامن وہی امید کے پھولوں سے بھر دے گا

(الحکم 26 جنوری 1908ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے دردناک واقعہ کی لرزہ خیز تفصیلات کا تذکرہ

شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے اندوہناک اور دردناک واقعہ کی حقیقت کا صحیح ادراک وہی کرسکتا ہے جو ظلموں کی چکّی میں پیسا جارہا ہو

حضرت امام حسینؓ کی قربانی ہمیں بہت سے سبق دیتی ہے۔ آپ نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے حق کو قائم فرمادیا

اگر ہمیں محرم کا مہینہ کوئی سبق دیتا ہے تو یہ ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ پر اور آپ کی آل پر ہمیشہ درود بھیجتے رہیں

دعاؤں کی قبولیت کے لئے درود شریف بہت اہم چیز ہے۔ ہمیں عموماً درود کی طرف متوجہ رہنا چاہئے اور اس مہینے میں خاص طور پر اس طرف توجہ رکھنی چاہئے

حضرت اقدس مسیح موعود کی نظر میں حضرت امام حسینؓ کے مقام کا تذکرہ

(مکرم مہدی ٹپانی صاحب آف زمبابوے، مکرم ڈاکٹر الحاج ابوبکر گائی صاحب منسٹر آف ہیلتھ (گیمبیا) اور مکرمہ عزت النساء صاحبہ آف بنگلہ دیش کی وفات اور ان کی خوبیوں کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب)

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 ردسمبر 2010ء بمطابق 10 رفتح 1389 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا

حضرت مصلح موعود کا ایک شعر ہے کہ ....

یہ کیا ہی سستا سودا ہے دشمن کو تیر چلانے دو

یہ حضرت مصلح موعود کی ایک لمبی نظم کا شعر ہے جس میں جماعت کو صبر اور حوصلہ اور استقامت کی تلقین کی گئی ہے۔ یہ نظم آپ نے 1935 میں کہی تھی جب جماعت پر شورشوں کا زور تھا۔ بہرحال اس وقت مَیں اس نظم کے حوالے سے تو مضمون نہیں بیان کر رہا۔ اس شعر کے حوالے سے بات کروں گا۔ اس شعر سے (اسلام) کی تاریخ کا ایک دردناک اور ظلم کی انتہا کا واقعہ ہر (۔) کی نظر میں آتا ہے۔ لیکن اس اندوہناک اور دردناک واقعہ کی حقیقت کا صحیح ادراک وہی کرسکتا ہے جو ظلموں کی چکّی میں پیسا جارہا ہو۔ اس واقعہ پر ہمدردی اور غم اور افسوس کا اظہار تو بے شک ہر (۔) کرتا ہے اور شیعہ صاحبان ہر سال محرم کے مہینے میں اس کا اظہار بھی اپنے طریقے کے مطابق کرنے کی کوشش کرتے ہیں .... لیکن بہرحال ان کا ایک اپنا اظہار ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا اس ظلم کی حقیقت کو وہی سمجھ سکتا ہے جو ظلموں میں سے گزر رہا ہو .... یہ دونوں فریق کون تھے؟ یہ دونوں کلمہ (۔) پڑھنے والے تھے یا پڑھنے کا دعویٰ کرنے والے تھے۔ لیکن ایک کلمہ کی حقیقت کو جانتے ہوئے مظلوم بنا اور دوسرا کلمہ کا پاس نہ کرتے ہوئے ظالم بنا۔ واقعہ کربلا بھی جس میں حضرت امام حسینؑ، آپ کے خاندان کے افراد اور چند ساتھیوں کو ظالمانہ طور پر شہید کیا گیا، اصل میں حضرت عثمانؓ کی شہادت کے واقعے کا ہی ایک تسلسل ہے۔ جب تقویٰ میں کمی ہونی شروع ہو جائے، ذاتی مفادات اجتماعی مفادات پر حاوی ہونا شروع ہو جائیں، دنیا دین پر مقدم ہو جائے تو پھر یہی کچھ ہوتا ہے کہ ظلم و بربریت کی انتہا کی جاتی ہے۔ اللہ والوں کا اللہ کے نام پر ہی خون بہایا جاتا ہے۔ یہ کتنی بدنصیبی ہے کہ کلمہ گو ہی کلمہ گوؤں کو ظلم و تعدّی کا نشانہ بنا رہے ہوں، زیادتیوں اور دکھوں کا نشانہ بنا رہے ہوں حتیٰ کہ معصوموں کا خون، بچوں کا خون بہانے سے بھی گریز نہ کیا جارہا ہو۔ خدا کے اور رسول کے نام پر خدا اور رسول پر جان، مال اور عزت قربان کرنے والوں کو دکھوں، تکلیفوں اور مصائب کا نشانہ بنایا جارہا ہو۔ اس سے بڑھ کر ان لوگوں کی کیا بدنصیبی ہوسکتی ہے؟ جو خدا اور رسول کے نام پر ظلموں کا بازار گرم کرتے ہوئے یہ ظلم کر رہے ہوتے ہیں یا ظلموں کا یہ بازار گرم کرتے ہیں، قرآن کریم ایسے لوگوں کی بدحالت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ (۔) (النساء: 94) اور جو شخص کسی مومن کو دانستہ قتل کردے تو اس کی سزا جہنم ہوگی وہ اس میں لمبے عرصے تک رہتا چلا جائے گا اور اللہ کا غضب اس پر نازل ہوگا اور اُسے اپنی جناب سے اللہ دور کردے گا، اپنے سے دور ہٹا دے گا۔ یعنی لعنت برسائے گا، اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کے لئے ناراضگی کی انتہا کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ پھر یہ نہیں کہ جہنم میں ڈالا جائے گا بلکہ لمبے عرصے تک جہنم اس کا ٹھکانہ ہے اور پھر اللہ کا غضب اس پر برستا رہے گا اور اللہ کی لعنت کا مورد بنتا رہے گا۔ یہ جہنم، یہ اللہ کا غضب، یہ اللہ تعالیٰ کی لعنت، یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے بلکہ بہت بڑا عذاب ہے۔ یہ عذابِ عظیم ہے۔ اس سے زیادہ بڑی بدنصیبی اور کیا ہوسکتی ہے کہ کلمہ گو ہونے کے باوجود ایک شخص جہنم کی آگ میں پڑ کر مسلسل اللہ تعالیٰ کے غضب اور لعنت اور بہت بڑے عذاب میں گرفتار ہو۔ پس جو اپنے مفادات اور دنیاوی ہوا و ہوس کے لئے ایسے ظالمانہ فعل کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی انتہائی ناراضگی کا موجب بن رہے ہوتے ہیں۔ اور مظلوم اس قتل کے نتیجے میں (۔) (سورۃ آل عمران آیت 170) کا اعزاز پاتے ہیں۔ وہ اپنے رب

کے حضور زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ یہ سلوک اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے۔ پس جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زندہ ہے اور اپنے رب سے جنتوں کا رزق پا رہا ہو، اس کے لئے اس سے بڑا اور کیا انعام ہوسکتا ہے۔ اور حضرت امام حسن اور امام حسین جو تھے ان کے بارہ میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''وہ جنت کے جوانوں کے سردار ہوں گے''۔

(المستدرك للحاكم كتاب معرفة الصحابه و من مناقب الحسن والحسين ابنى بنت رسول اللّٰه ﷺ حديث:4840)

اور ان دونوں کے لئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا بھی اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! مَیں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔

(سنن الترمذى كتاب المناقب باب 104/000 حديث:3782)

پس جو اس حد تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے فیض پانے والا ہو اور پھر اُس پر یہ کہ شہادت کا رُتبہ بھی پا جائے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق جنت کے اعلیٰ رزقوں کا وارث بنتا ہے اور بنا۔ اور آپ کے قاتل یقیناً اللہ تعالیٰ کا غضب پانے والے ہوئے۔

یہ مہینہ یعنی محرّم کا مہینہ جس کے پہلے عشرے سے ہم گزر رہے ہیں، اس میں آج سے چودہ سو سال پہلے دس تاریخ کو ظالموں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پیارے کو شہید کیا تھا جس کی داستان سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان ظالموں کو یہ خیال نہ آیا کہ کس ہستی پر ہم تلوار اٹھانے جا رہے ہیں۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا جب ایمان مفقود ہو جائے تو پھر سب جذبات اور احساسات مٹ جاتے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کا خوف ختم ہو جائے تو پھر اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ کس بندے کا خدا تعالیٰ کی نظر میں یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں کیا مقام ہے؟ حضرت امام حسین کی شہادت کس طرح ہوئی اور اس کے بعد آپ کی نعشِ مبارک سے کیا سلوک کیا گیا؟ یہ واقعہ سُن کر انسان اس یقین پر قائم ہو جاتا ہے کہ شاید ظاہر میں تو وہ لوگ کلمہ پڑھتے ہوں لیکن حقیقت میں انہیں خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین نہیں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسانی قدروں کو قائم فرمانے آئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگوں کے بھی کچھ اصول وضوابط بتائے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآنِ کریم میں دشمنوں کے لئے انصاف اور حدّ اعتدال میں رہنے کی تلقین فرمائی۔ اور دشمن بھی ایسے دشمن جو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کرنے کے درپے تھے۔ ان سے بھی جنگ کی صورت میں ان کے قتل ہو جانے پر عربوں کے رواج کے مطابق جو مُثلہ اور لاشوں کی بےحرمتی کا رواج تھا، اس سے منع فرمایا۔

(صحيح مسلم كتاب الجهاد و السير باب تأمير الامام الامراء على البعوث...... حديث نمبر 4522)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ان تمام بدعادات اور روایات کو ختم کرنے آئے تھے جن سے انسانی قدریں پامال ہوتی ہیں۔ آپؐ نے تو کفار سے بھی عفو اور نرمی کا سلوک فرمایا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے اس پیارے رسول کے پیارے نواسے جس کے لئے آپؐ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تُو بھی اس سے محبت کرنا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ جو میرے ان نواسوں سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرے گا اور جو مجھ سے محبت کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے جنت میں جائے گا اور اسی طرح ناپسندیدگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے گا۔

(ماخوذ ازالمستدرك للحاكم كتاب معرفة الصحابه و من مناقب الحسن والحسين ابنى بنت رسول الله ﷺ حديث:4838)

جن کو کسی سے صحیح عشق اور محبت ہو، وہ اس کے پیاروں کو بھی پیارا رکھتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ایک طرف تو عشق کا دعویٰ ہو اور جو اُس معشوق کے محبوب، اُن کی اولادیں ہوں، اُن سے نفرت ہو۔ یا کسی سے عشق کا دعویٰ کر کے اُس کی زندگی میں تو اس کے پیاروں کو پیارا رکھا جائے لیکن آنکھیں بند ہوتے ہی پیاروں سے پیار کے دعوے دھرے کے دھرے رہ جائیں، سب کچھ ختم ہو جائے۔ یہ دنیاداروں کا طریق تو ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والوں کا نہیں۔

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنی خلافت کے زمانے میں کہیں جا رہے تھے تو راستے میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے نواسے کو بچوں میں کھیلتے دیکھ کر کندھے پر بٹھا لیا اور پیار فرماتے ہوئے فرمایا: میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بہت پیارا تھا۔ اس لئے مَیں اس کو پیار کر رہا ہوں۔

(ماخوذ از اردو دائره معارف اسلاميه زير لفظ ''الحسن بن علیؓ'' جلد8۔صفحه نمبر251 دانشگاه پنجاب لاہور۔2003ء)

تو یہ ہیں وفاؤں اور پیار کے قرینے اور سلیقے۔ لیکن کربلا میں آپ سے کیا سلوک ہوا؟ جس تعلیم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اس کی پامالی کس طرح ہوئی؟ روایات میں آتا ہے کہ جب آپ کے لشکر پر دشمنوں نے غلبہ پا لیا تو آپؓ نے (حضرت امام حسین نے) اپنے گھوڑے کا رُخ فرات کی طرف (دریا کی طرف) کیا۔ ایک شخص نے کہا کہ ندی اور ان کے درمیان حائل ہو جاؤ۔ چنانچہ لوگوں نے آپ کا راستہ روک لیا اور دریا تک نہ جانے دیا۔ اُس شخص نے آپ کو ایک تیر مارا جو آپ کی ٹھوڑی کے نیچے پیوست ہو گیا۔ راوی آپ کی جنگ کی حالت کے بارے میں کہتے ہیں کہ آپ عمامہ باندھے، وسمہ لگائے ہوئے پیدل اس طرح قتال کر رہے تھے، جنگ کر رہے تھے جیسے کوئی غضب کا شہسوار تیروں سے بچتے ہوئے حملہ کرتا ہے۔ مَیں نے شہادت سے قبل آپؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم! میرے بعد بندگانِ خدا میں سے تم کسی بھی ایسے بندے کو قتل نہیں کرو گے جس کے قتل پر میرے قتل سے زیادہ خدا تم سے ناراض ہو۔ واللہ مجھے تو یہ امید ہے کہ اللہ تمہیں ذلیل کر کے مجھ پر کرم کرے گا۔ پھر میرا انتقام تم سے اس طرح لے گا کہ تم حیران ہو جاؤ گے۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے مجھے قتل کیا تو اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان جنگ کے سامان پیدا کر دے گا اور تمہارا خون بہایا جائے گا اور اللہ اس پر بھی راضی نہیں ہو گا یہاں تک کہ تمہارے لئے عذابِ الیم کو کئی گنا بڑھا دے۔

یہ مَیں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو شہید کرنے کے بعد کس طرح سلوک کیا؟ کوفیوں نے خیموں کو لوٹنا شروع کر دیا حتیٰ کہ عورتوں کے سروں سے چادریں تک اتارنا شروع کر دیں۔ عمرو بن سعد نے منادی کی کہ کون کون اپنے گھوڑوں سے حضرت امام حسین کو پامال کرے گا؟ یہ سن کر دس سوار نکلے جنہوں نے اپنے گھوڑوں سے آپؓ کی نعش کو پامال کیا یہاں تک کہ آپ کے سینے اور پشت کو چُور چُور کر دیا۔ اس لڑائی میں حضرت امام حسینؓ کے جسم پر تیروں کے 45 زخم تھے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق تینتیس زخم نیزے کے اور تینتالیس زخم تلوار کے تھے اور تیروں کے زخم ان کے علاوہ تھے۔ اور پھر ظلم کی یہ انتہا ہوئی کہ حضرت امام حسینؓ کا سر کاٹ کر، جسم سے علیحدہ کر کے اگلے روز عبیداللہ بن زیاد گورنر کوفہ کے پاس بھیجا گیا اور گورنر نے حضرت امام حسینؓ کا سر کوفہ میں نصب کر دیا۔ اس کے بعد زہر بن قیس کے ہاتھ یزید کے پاس سر بھیج دیا گیا۔

(ماخوذ از تاريخ الطبرى جلد 6صفحه 243تا 250 ۔ خلافة يزيد بن معاويه۔ دارالفكر بيروت 2002ء)

(ماخوذ ازتاریخ اسلام از اکبر شاہ خاں نجیب آبادی۔ صفحہ 51تا 78۔ نفیس اکیڈیمی کراچی ایڈیشن 1998ء)

تو یہ سلوک تھا جو آپؓ کے شہید کرنے کے بعد آپؓ کی نعش سے کیا گیا۔ اس سے ظالمانہ سلوک اور کیا ہوسکتا ہے؟ آپ کی لاش کو کُچلا گیا۔ سر تن سے جدا کیا گیا۔ اس طرح لاش کی بےحرمتی شائد ہی کوئی خبیث ترین دشمن کسی دوسرے دشمن کی کرسکتا ہو، نہ کہ ایک کلمہ پڑھنے والا، اپنے آپ کو اس رسول سے منسوب کرنے والا جس نے انسانی قدروں کے قائم رکھنے کی اپنے ماننے والوں کو بڑی سختی سے تلقین فرمائی ہے۔ پس یقیناً اس عمل سے ایسا فعل کرنے والوں کی ہوس باطنی کا اظہار ہوتا ہے کہ وہ لوگ دنیا دار تھے اور اپنے مقاصد کے حصول کے لئے تمام حدیں پھلانگ سکتے تھے اور انہوں نے پھلانگیں۔ دین سے اُن کا ذرہ بھی کوئی واسطہ نہیں تھا۔ ان کی دنیا داری کو ہی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محسوس کر کے یزید کی بیعت سے انکار کیا تھا۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''حضرت امام حسینؓ نے پسند نہ کیا کہ فاسق فاجر کے ہاتھ پر بیعت کروں کیونکہ اس سے دین میں خرابی ہوتی ہے''۔

(ملفوظات جلدچہارم صفحہ580مطبوعہ ربوہ)

پھر فرمایا ''یزید پلید کی بیعت پر اکثر لوگوں کا اجماع ہو گیا تھا مگر امام حسین نے اور ان کی جماعت نے ایسے اجماع کو قبول نہیں کیا اور اس سے باہر رہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 178 خط بنام مولوی عبد الجبار مطبوعہ ربوہ)

لیکن بیعت نہ کرنے کے باوجود حضرت امام حسین نے صلح کی کوشش کی تھی اور جب آپ نے دیکھا کہ مسلمانوں کا خون بہنے کا خطرہ ہے تو اپنے ساتھیوں کو واپس بھیج دیا۔ انہوں نے کہا تم جو جاسکتے ہو مجھے چھوڑ کر جاؤ۔ اب یہ اور حالات ہیں۔ جو چند ایک آپ کے ساتھ رہنے پر مصر تھے وہ تقریباً تیس چالیس کے قریب تھے یا آپ کے خاندان کے افراد تھے جو ساتھ رہے۔ پھر آپ نے یزید کے نمائندوں کو یہ بھی کہا کہ میں جنگ نہیں چاہتا۔ مجھے واپس جانے دو تا کہ میں جا کر اللہ کی عبادت کروں۔ یا کسی سرحد کی طرف جانے دو تا کہ میں اسلام کی خاطر لڑتا ہوا شہید ہو جاؤں۔ یا پھر مجھے اسی طرح یزید کے پاس لے جاؤ تا کہ مَیں اسے سمجھا سکوں کہ کیا حقیقت ہے۔ لیکن نمائندوں نے کوئی بات نہ مانی۔

(تاریخ اسلام از اکبر شاہ خاں نجیب آبادی۔ جلد 2 صفحہ 68 نفیس اکیڈیمی کراچی ایڈیشن 1998ء)

آخر جب جنگ ٹھونسی گئی تو پھر اس کے سوا آپ کے پاس بھی کوئی چارہ نہیں تھا کہ مردِ میدان کی طرح مقابلہ کرتے۔ بہرحال یہ لوگ معمولی تعداد میں تھے جیسا کہ مَیں نے کہا، کل ستّر بہتّر افراد تھے اور ان کے مقابلے پر ایک بہت بڑی فوج تھی۔ یہ کس طرح ان کا مقابلہ کر سکتے تھے؟ بہرحال انہوں نے ایک صحیح مقصد کے لئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا ہے، اپنی جانیں قربان کر دیں اور ایک ایک کر کے شہید ہوتے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے بدلے لینے کے بھی اپنے طریقے ہیں جیسا کہ حضرت امام حسینؓ نے فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ میرا انتقام لے گا، اللہ تعالیٰ نے لیا۔ یزید کو عارضی کامیابی بظاہر حاصل ہوئی لیکن کیا آج کوئی یزید کو اس کی نیک نامی کی وجہ سے یاد رکھتا ہے؟ اگر نیک نامی کی وجہ سے جانا جاتا تو مسلمان اپنے نام بھی اس کے نام پر رکھتے لیکن آج کل کوئی اپنے بچے کا نام یزید نہیں رکھتا۔ وہ اگر جانا جاتا ہے تو اس نام سے جو حضرت مسیح موعود نے استعمال فرمایا کہ ''یزید پلید''۔

حضرت امام حسینؓ کا ایک مقصد تھا۔ آپ حکومت نہیں چاہتے تھے۔ آپ حق کو قائم کرنا چاہتے تھے اور وہ آپ نے کر دیا۔ حضرت مصلح موعود نے اس کی بڑی اعلیٰ تشریح فرمائی ہے کہ وہ اصول جس کی تائید میں حضرت امام حسین کھڑے ہوئے تھے یعنی انتخابِ خلافت کا حق اہلِ ملک کو ہے، جماعت کو ہے۔ کوئی بیٹا اپنے باپ کے بعد بطور وراثت اس حق پر قابض نہیں ہوسکتا۔ فرمایا کہ یہ اصول آج بھی ویسا ہی مقدس ہے جیسا کہ پہلے تھا بلکہ حضرت امام حسین کی شہادت نے اس حق کو اور بھی نمایاں کر دیا ہے۔ پس کامیاب حضرت امام حسین ہوئے نہ کہ یزید۔

(ماخوذ از 'کامیابی'۔ انوار العلوم جلد 10 صفحہ 589)

اور پھر قدرت کا ایک اور طریقے سے انتقام دیکھیں کہ کیسا بھیانک انتقام ہے۔ اس کے بارے میں بھی حضرت مصلح موعود نے اپنی کتاب 'خلافتِ راشدہ' میں ایک واقعہ کا ذکر کیا کہ تاریخ میں لکھا ہے کہ یزید کے مرنے کے بعد جب اس کا بیٹا تخت نشین ہوا، جس کا نام بھی اپنے دادا کے نام پر معاویہ ہی تھا تو لوگوں سے بیعت لینے کے بعد وہ اپنے گھر چلا گیا اور چالیس دن تک باہر نہیں نکلا۔ پھر ایک دن وہ باہر آیا اور منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں سے کہنے لگا کہ میں نے تم سے اپنے ہاتھ پر بیعت لی ہے مگر اس لئے نہیں کہ مَیں اپنے آپ کو تم سے بیعت لینے کا اہل سمجھتا ہوں بلکہ اس لئے کہ مَیں چاہتا تھا کہ تم میں تفرقہ پیدا نہ ہو اور اس وقت سے لے کر اب تک مَیں گھر میں یہی سوچتا رہا کہ اگر تم میں کوئی شخص لوگوں سے بیعت لینے کا اہل ہو تو مَیں یہ اَمارت اس کے سپرد کر دوں اور خود بری الذمہ ہو جاؤں مگر باوجود غور کرنے کے مجھے تم میں سے کوئی ایسا آدمی نظر نہیں آیا۔ اس لئے اے لوگو! یہ اچھی طرح سُن لو کہ میں اس منصب کا اہل نہیں ہوں اور مَیں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میرا باپ اور میرا دادا بھی اس منصب کے اہل نہیں تھے۔ میرا باپ حسینؓ سے درجہ میں بہت کم تھا اور اُس کا باپ حسنؓ حسینؓ کے باپ سے کم درجہ رکھتا تھا۔ علیؓ اپنے وقت میں خلافت کا زیادہ حق دار تھا اور اس کے بعد بہ نسبت میرے دادا اور باپ کے حسن اور حسین خلافت کے زیادہ حقدار تھے۔ اس لئے میں اس امارت سے سبکدوش ہوتا ہوں۔

(خلافت راشدہ، انوار العلوم جلد 15 صفحہ 558-557)

اب دیکھیں، کس طرح بیٹے نے یہ باتیں کہہ کر اپنے باپ دادا کے منہ پر طمانچہ مارا ہے۔ اس لئے کہ خوفِ خدا تھا۔ اس لئے کہ اس میں تقویٰ کی کچھ رمق تھی۔ دنیا داروں کے ہاں بھی نیک اولاد اور حقیقت پسند اولاد، انصاف سے کام لینے والی اولاد پیدا ہوتی ہے۔ بہرحال پھر یہ کہا کہ اب یہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے کہ جس کی چاہو بیعت کر لو۔ اس کی ماں پردے کے پیچھے اس کی تقریر سن رہی تھی۔ جب اس نے اپنے بیٹے کے یہ الفاظ سنے تو بڑے غصے سے کہنے لگی کہ کمبخت تو نے اپنے خاندان کی ناک کاٹ دی ہے اور اس کی تمام عزت خاک میں ملا دی ہے۔ وہ کہنے لگا جو سچی بات تھی وہ میں نے کہہ دی ہے، اب آپ کی جو مرضی ہو مجھے کہیں۔ چنانچہ اس کے بعد وہ اپنے گھر گیا۔ گھر میں ہی بیٹھا رہا۔ وہاں سے باہر نہیں نکلا اور چند دن گزرنے کے بعد ہی اس کی وفات ہو گئی۔ تو یہ اس بات کی کتنی زبردست شہادت ہے کہ یزید کی خلافت پر دوسرے لوگوں کی رضا تو الگ رہی، خود اس کا اپنا بیٹا بھی متفق نہ تھا۔ یہ نہیں کہ بیٹے نے کسی لالچ کی وجہ سے ایسا کیا ہو۔ یہ بھی نہیں کہ اس نے کسی مخالفت کے ڈر سے ایسا کیا ہو۔ بلکہ اُس نے اپنے دل میں سنجیدگی کے ساتھ غور اور فکر کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ میرے دادا سے علیؓ کا حق زیادہ تھا اور میرے باپ سے حسنؓ اور حسینؓ کا حق زیادہ تھا اور مَیں اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ پس معاویہ کا یزید کو مقرر کرنا کوئی انتخاب نہیں کہلا سکتا۔ کسی کی ذلت کا اس سے بڑا اور کیا سامان ہوسکتا ہے کہ اولاد خود اپنے باپ کی حقیقت ظاہر کر کے اسے کمتر ثابت کر رہی ہو۔ پس حضرت امام حسین کی قربانی ہمیں بہت سے سبق دیتی ہے۔ آپ نے حق کے سامنے کھڑے ہو کر دنیا میں حق پھیلا دیا۔ اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے حق کو قائم فرما دیا۔ ہمیں بھی دعاؤں کے ذریعے سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہنا چاہئے کہ وہ ہمیں ہمیشہ صراطِ مستقیم پر چلائے رکھے۔............

پس ہم تو اس ایمان پر قائم ہیں۔ پس اگر محرم کا مہینہ ہمیں کوئی سبق دیتا ہے تو یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر ہمیشہ درود بھیجتے رہیں۔ زمانے کے امام کے مقاصد کے حصول میں درود، دعاؤں اور اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور ....لوگوں کے سامنے استقامت دکھاتے ہوئے ہمیشہ ڈٹے رہیں۔............استقامت کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی ملتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے لئے اللہ تعالیٰ نے دعا اور صبر کا ارشاد فرمایا ہے۔ صبر صرف ظلم کو برداشت کرنا ہی نہیں ہے۔ جو ہو جائے اس پر خاموش بیٹھے رہنا نہیں ہے۔ بلکہ مستقل مزاجی کے ساتھ نیک کام کو جاری رکھنا اور کسی بھی خوف اور خطرے سے بے پرواہ ہو کر حق کا اظہار کرتے چلے جانا، یہ بھی صبر ہے۔ پس حضرت امام حسین نے جو حق کے اظہار کے نمونے ہمارے سامنے قائم فرمائے ہیں اسے ہمیں ہر وقت پکڑے رہنا چاہئے۔ اور اگر ہم اس پر قائم رہے تو ہم اس فتح اور کامیابی کا حصہ بنیں گے جو حضرت مسیح موعود کے ساتھ مقدر ہے۔ انشاء اللہ۔ دعاؤں کی قبولیت کے لئے درود شریف بہت اہم چیز ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے۔ احادیث میں بھی اس کا بہت ذکر آتا ہے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بھی درود کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس لئے ہمیں عموماً درود کی طرف متوجہ رہنا چاہئے اور اس مہینے میں خاص طور پر اس طرف توجہ رکھنی چاہئے۔ جیسا کہ ایک مرتبہ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی اس کی خاص تحریک فرمائی تھی تو میں بھی اس کا اعادہ کرتے ہوئے یاد دہانی کرواتا ہوں کہ اس مہینے میں درود بہت پڑھیں۔ یہ جذبات کا سب سے بہترین اظہار ہے جو کربلا کے واقعہ پر ہوسکتا ہے، جو ظلموں کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد چاہنے کے لئے ہوسکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا گیا یہ درود آپ کی جسمانی اور روحانی اولاد کی تسکین کا باعث بھی بنتا ہے۔ ترقیات کے نظارے بھی ہمیں نظر آتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیاروں سے پیار کا بھی یہ ایک بہترین اظہار ہے۔ اور اس زمانے میں آپ کے عاشقِ صادق مسیح موعود کے مقاصد کی تکمیل میں بھی یہ درود بے انتہا برکتوں کے سامان لے کر آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دنوں میں خاص طور پر درود پڑھنے کی، زیادہ سے زیادہ درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور پھر یہ درود جو ہے ہماری ذات کے لئے بھی برکتوں کا موجب بننے والا ہوگا۔ آخر میں میں حضرت امام حسینؓ کے بارہ میں، ان کے مقام کے بارے میں حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پڑھوں گا جس کو ہر احمدی کو ہمیشہ اپنے پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود نے آپ کو کیا مقام دیا ہے؟

کسی نے حضرت مسیح موعود کو اطلاع دی تھی کہ حضرت امام حسین کے مقام اور رُتبے کے بارہ میں کسی احمدی نے غلط بات کی ہے۔ تو اس پر آپ نے فرمایا کہ: ''مجھے اطلاع ملی ہے کہ بعض

نادان آدمی جو اپنے تئیں میری جماعت کی طرف منسوب کرتے ہیں، حضرت امام حسینؓ کی نسبت یہ کلمات منہ پر لاتے ہیں کہ نعوذ باللہ حسین بوجہ اس کے کہ اُس نے خلیفہ وقت یعنی یزید سے بیعت نہیں کی، باغی تھا اور یزید حق پر تھا۔(۔) مجھے امید نہیں کہ میری جماعت کے کسی راستباز کے مُنہ پر ایسے خبیث الفاظ نکلے ہوں''۔ فرمایا ''بہر حال مَیں اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع دُنیا کا کیڑا اور ظالم تھا اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اس میں موجود نہ تھے۔ مومن بننا کوئی امرِ سہل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نسبت فرماتا ہے (۔)(الحجرات:15) مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو غدا کے لئے اختیار کرتے اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمالِ فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دُور تر لے جاتے ہیں۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دُنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسینؓ طاہر مطہّر تھا اور بلاشبہ وہ اُن برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سردارانِ بہشت میں سے ہے اور ایک ذرّہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلبِ ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر، استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوب صورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دُنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو اُن میں سے ہیں۔ دُنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دُنیا سے بہت دُور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسینؓ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسینؓ یا کسی بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جلّشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 544-546۔ اشتہار نمبر 270 مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کی محبت کی ہمیشہ توفیق عطا فرماتا رہے۔ ہمیشہ درود بھیجنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اور یہ بھی دعا کریں کہ پاکستان اور دنیا کے وہ ممالک جہاں اللہ اور رسول کے نام پر ظلم کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی ختم فرمائے۔ اور اس مہینے میں خاص طور پر پاکستان میں بھی اور بعض اَور جگہوں پہ شیعوں اور سنیوں اور دوسرے فرقوں کے جو فساد ہوتے ہیں، ایک دوسرے کو قتل و غارت کیا جاتا ہے، جلوسوں پر دہشت گردی کے حملے کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن سے بھی محفوظ رکھے۔ اور یہ مہینہ تمام (۔) ملکوں اور تمام (۔) کے لئے امن کا، خیریت کا مہینہ ثابت ہو۔ اور حضرت امام حسین کی شہادت کا جو مقصد تھا اُس کو یہ لوگ سمجھنے والے ہوں اور اس زمانے کے امام کو ماننے والے اور اس کی تصدیق کرنے والے بھی بنیں۔

آج مَیں دو افریقن بھائیوں اور ایک بنگالی خاتون کا نمازوں کے بعد جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ جن کا تعارف یہ ہے۔

زمبابوے کے ایک ہمارے افریقن دوست تھے مہدی ٹپانی صاحب۔ نیشنل سیکرٹری (۔) تھے۔ 15رنومبر کو ان کی وفات ہوئی۔(۔) ایک لمبے عرصے سے نیشنل سیکرٹری (۔) تھے۔ 1990ء میں بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت کی توفیق پائی اور اس کے بعد سے ہمیشہ جماعتی خدمات میں پیش پیش تھے۔ انہوں نے وہاں (۔) کی زمین خریدنے اور آفس بلاک کی تعمیر میں مدد کی۔ ان کی اہلیہ کے علاوہ پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے سب شادی شدہ ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے سب احمدی ہیں۔ بچے بھی ساتھ ہی احمدی ہیں۔ ان کے ایک بیٹے حسین ٹپانی صاحب زمبابوے کے صدر خدام الاحمدیہ ہیں اور جنرل سیکرٹری بھی ہیں۔ ان کی بہو وہاں صدر لجنہ اماء اللہ ہیں۔ انہتر سال مرحوم کی عمر تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

دوسرا جنازہ ڈاکٹر الحاج ابوبکر گائی (BABUCARR GAYE) صاحب کا ہے۔ یہ گیمبیا کے منسٹر آف ہیلتھ رہے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا ڈاکٹر الحاج ابوبکر گائی صاحب ہیلتھ اینڈ سوشل ورک کے منسٹر رہے۔ 2ردسمبر کو ان کی وفات ہوئی ہے۔ (۔)۔ 1940ء میں گیمبیا میں، بانجل میں پیدا ہوئے۔ 73ء میں ماسکو سے جنرل میڈیسن کی ڈگری حاصل کی۔ ملک کے مختلف ہسپتالوں میں خدمات انجام دیتے رہے۔ 1999ء سے 2004ء تک نصرت جہاں سکیم کے تحت ہمارے احمدیہ (۔) ہسپتال تالنڈنگ میں بطور ڈاکٹر خدمات سرانجام دیں۔ اس وقت یہ احمدی نہیں تھے۔ 2004ء میں انہوں نے بیعت کی توفیق پائی۔ بڑے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ بیعت کے فوراً بعد چندے کے نظام میں شامل ہوئے اور باقاعدگی سے بڑی بڑی رقمیں خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیں۔ پرائیویٹ کلینک سے بہت سی خواتین اور بچوں کا مفت علاج کیا کرتے تھے۔ بہت ایکٹو (Active) داعی الی اللہ تھے۔ بطور زعیم انصار اللہ بھی خدمات کی توفیق پائی۔ تلاوت قرآنِ کریم اور تہجد کی ادائیگی میں بڑے باقاعدہ تھے اور اس بات کا ہمیشہ اور برملا اظہار کیا کرتے تھے کہ احمدی ہونے کے بعد معجزانہ طور پر روحانی تبدیلی ان کے اندر پیدا ہوئی ہے۔ نظامِ خلافت سے بہت گہرا اور مثالی تعلق تھا۔ اور خلفاء کے ساتھ بڑی عقیدت اور احترام تھا۔ ان کی تصاویر بھی رکھی ہوئی تھیں۔ 2009ء میں آپ کا تقرر بطور منسٹر ہوا۔ آپ کی وفات پر پارلیمنٹ کا اجلاس بھی ہوا جس میں تمام سرکاری افسران اور سپیکر نے ان کی سچائی اور وفاداری اور اخلاص اور قوم کا خادم ہونے اور محنتی ہونے اور سچے (۔) ہونے کا ذکر کیا۔ وائس پریذیڈنٹ نے امیر صاحب گیمبیا کو پارلیمنٹ کے اجلاس میں خطاب کے لئے بلایا اور اُن کو دس منٹ کا وقت دیا کہ وہ بھی کچھ کہیں۔ جماعت کے کسی بھی امیر کو پارلیمنٹ میں خطاب کا یہ پہلا موقع تھا۔ آپ کی وفات پر آپ کی باڈی ہاؤس آف پارلیمنٹ رکھی گئی جہاں وائس پریذیڈنٹ، سپیکر آف دی ہاؤس نے اور وزراء نے اور ممبران پارلیمنٹ اور دوستوں نے آخری دیدار کیا۔ اور سرکاری پروٹوکول کے ساتھ ان کی تدفین ہوئی۔ ملک کے ٹی وی پر ان کی وفات کا اعلان نشر ہوا۔ مرحوم کے خاندان کے ایک ممبر نے پارلیمنٹ کے اجلاس میں اپنے ایڈریس میں برملا اس بات کا اظہار کیا کہ مرحوم نہایت سچے اور مخلص احمدی (۔) تھے جو ایک خدا پر اور (۔) کے پانچ ارکان پر ایمان رکھتے تھے اور حقیقی (۔) تھے۔ اور غرباء کا نہ صرف مفت علاج کرتے تھے بلکہ رقوم کے ذریعہ بھی مدد کرتے تھے۔ گیمبیا میں وقتاً فوقتاً جماعت کے خلاف کچھ نہ کچھ وبال اُٹھتا رہتا ہے۔ یہ حکومت میں تھے تو اس لحاظ سے بہرحال کچھ نہ کچھ فائدہ بھی رہتا ہے۔ اللہ کرے وہاں ان کے اللہ تعالیٰ اور نعم البدل پیدا فرمائے جو سرکاری حلقوں میں بھی اثر رسوخ رکھنے والے ہوں اور نیک، صالح اور خادمِ سلسلہ بھی ہوں۔

تیسرا جنازہ مکرمہ عزت النساء صاحبہ اہلیہ مکرم ابو احمد بھوئیاں صاحب مرحوم بنگلہ دیش کا ہوگا جو ہمارے مربی سلسلہ (۔) سلسلہ اور بنگلہ ڈیسک کے انچارج مکرم فیروز عالم صاحب کی والدہ تھیں۔ 17رنومبر کو تقریباً 85 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔(۔) انہوں نے 1975ء میں احمدیت قبول کی اور پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور دین العجائز رکھنے والی نیک مخلص خاتون تھیں۔ عبادات کے سلسلے میں انہیں پاکیزگی کا اتنا خیال تھا کہ ہر نماز سے پہلے کپڑے بدل کر نماز ادا کیا کرتی تھیں۔ ان کے گاؤں میں اکثر لوگ ناخواندہ ہیں۔ گاؤں میں رہنے والی تھیں لیکن انہوں نے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا بہت خیال رکھا۔ ایسی غریب پرور تھیں کہ اپنی غربت کے باوجود اپنے خاندان کے دوسرے غریبوں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود اور خلافتِ احمدیہ سے والہانہ محبت رکھتی تھیں۔ مخالفین جب بھی ان کے سامنے جماعت کے خلاف بات کرتے تو وہ اُن کو یہی جواب دیتیں کہ تمہیں نہیں معلوم کہ تم کس نعمت کا انکار کر رہے ہو؟ مرحومہ موصیہ تھیں۔ تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں ان کی یادگار ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا، فیروز عالم صاحب ان کے ایک بیٹے ہیں جو یہیں لندن میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور سب کے پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

(نماز جمعہ وعصر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی)۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 جنوری 2011ء کو قبل از نماز ظہر بمقام بیت الفضل لندن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم محمد لقمان چوہدری صاحب

مکرم محمد لقمان چوہدری صاحب ابن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب آف گرین فورڈ یو۔کے مورخہ 14 جنوری 2011ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔آپ حضرت چوہدری گوہر دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔نہایت نیک، صالح اور خدمت کا بھرپور جذبہ رکھنے والے مخلص انسان تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم رشید احمد طارق صاحب

مکرم رشید احمد طارق صاحب معلم وقف جدید ربوہ مورخہ 13/جنوری 2011ء کو وفات پا گئے۔آپ نے وقف جدید اور نظارت اصلاح وارشاد مقامی میں معلم کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نیز دفاتر انصاراللہ پاکستان اور محلّہ ناصر آباد ربوہ میں بھی مختلف خدمات بجالاتے رہے۔سلسلہ کا درد رکھنے والے باوفا، غیرت مند اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔قرآن کریم کی تلاوت میں باقاعدہ اور حضرت مسیح موعود کی کتب کا بڑے شوق سے مطالعہ کرتے تھے۔آپ کبڈی اور رسہ کشی کے بہترین کھلاڑی تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے تین بیٹے مربی سلسلہ ہیں جن میں سے مکرم مظفر احمد خالد صاحب ملتان میں، مکرم طارق احمد رشید صاحب فجی میں اور مکرم ناصر احمد محمود طاہر صاحب بینن میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ

مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام نبی صاحب ندیم آباد ڈسکہ حال ربوہ مورخہ 5 جنوری 2011ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔آپ نے ندیم آباد (ڈسکہ) میں لجنہ اماء اللہ کی جنرل سیکرٹری اور صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور چندوں میں باقاعدہ، انتہائی مخلص اور نیک خاتون تھیں۔آپ کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے علاوہ دیگر احمدی اور غیر احمدی بچوں کو بھی قرآن مجید پڑھانے کا موقعہ ملا۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم ضیاء الرحمٰن طیب صاحب مربی سلسلہ ریجن لیوبر کینا فاسو کی والدہ تھیں۔

مکرم چوہدری عطا محمد صاحب

مکرم چوہدری عطا محمد صاحب ریٹائرڈ ٹیچر کھاریاں کینٹ مورخہ 31 دسمبر 2010ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔آپ نے 1958ء سے 1974ء تک دارالذکر لاہور میں جماعت کے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔نمازوں کے پابند، خدمت دین کے جذبہ سے سرشار جماعت اور خلافت کے ساتھ بہت ہی اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے نیک فطرت انسان تھے۔پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم وسیم احمد صاحب شمس مربی سلسلہ آجکل اٹک میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین

میر خلیل الرحمٰن

میر خلیل الرحمٰن پاکستان کے ایک بڑے اشاعتی ادارے ''جنگ گروپ آف نیوز پیپرز'' کے بانی اور ایڈیٹر انچیف تھے۔19 جولائی 1921ء کو گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے تھے جہاں ان کے آباؤ اجداد کشمیر سے ہجرت کر کے آباد ہو گئے تھے۔میر خلیل الرحمٰن کے والد میر عبدالعزیز مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے گریجوایٹ تھے میر عبدالعزیز نے فارغ التحصیل ہونے کے بعد دہلی میں ملازمت اختیار کر لی یوں ان کا خاندان گوجرانوالہ سے دہلی منتقل ہو گیا۔

میر خلیل الرحمٰن نے ابتدائی تعلیم صدیقیہ ہائی سکول پھاٹک حبش خان دہلی اور فتح پوری مسلم ہائی سکول دہلی سے حاصل کی۔ بعدازاں بی کام کرنے کے بعد اپنی عملی زندگی کا آغاز ایک پرائیویٹ فرم میں ٹائپسٹ کم سٹینوگرافر کی حیثیت سے کیا۔کچھ عرصہ بعد انہوں نے ایک فلم میگزین ''نگار خانہ'' سے وابستگی اختیار کی جو اس زمانے کے مشہور صحافی دادا عشرت علی نکالا کرتے تھے۔اسی ادارے سے انہیں خود ایک روزنامہ جاری کرنے کی تحریک ملی۔ چونکہ ان دنوں دوسری جنگ عظیم عروج پر تھی اس لئے انہوں نے اپنے روزنامہ کا نام ''جنگ'' تجویز کیا اور اسے شام کے اخبار کی حیثیت سے شائع کرنا شروع کر دیا۔ اس اخبار نے بہت جلد تحریک پاکستان کے ایک نمایاں آرگن کی حیثیت اختیار کر لی اور اسے تمام مسلمانوں اور ان کے مسلمہ قائد، قائداعظم محمد علی جناح کا اعتماد حاصل ہو گیا۔

قیام پاکستان کے بعد میر خلیل الرحمٰن پاکستان چلے آئے اور یہاں کراچی سے 15/اکتوبر 1947ء کو روزنامہ جنگ کا اجراء کر دیا۔رفتہ رفتہ روزنامہ جنگ کی مقبولیت میں اضافہ ہونا شروع ہوا اور نہ صرف یہ اخبار بلکہ اس ادارے کے دوسرے اخبارات بھی اشاعت میں پاکستان کے تمام اخبارات سے بازی لے گئے۔

13 نومبر 1959ء کو روزنامہ جنگ کا راولپنڈی ایڈیشن شروع ہوا پھر 17/اکتوبر 1962ء کو ''ڈیلی نیوز'' یکم جنوری 1967ء کو ہفت روزہ ''اخبار جہاں'' 15 مارچ 1971ء کو جنگ لندن، 13 مارچ 1972ء کو جنگ کوئٹہ، 8 مئی 1980ء کو ''میگ'' ویکلی، یکم اکتوبر 1981ء کو جنگ لاہور اور 11 فروری 1991ء کو ''دی نیوز'' کراچی، لاہور اور اسلام آباد کا اجراء عمل میں آیا اور یوں جنگ گروپ آف نیوز پیپرز پاکستان کا سب سے بڑا اشاعتی ادارہ بن گیا۔

میر خلیل الرحمٰن کو ایک اخبار نویس اور مدیر کی حیثیت سے دنیا کے تقریباً تمام ممالک کے دورے کا موقع ملا جس کے دوران انہوں نے عالمی شخصیتوں سے ملاقاتیں کیں وہ ایک اخبار نویس کی حیثیت سے مسلسل محنت اور انتھک جدوجہد کی علامت بن گئے تھے۔

25 جنوری 1992ء کو ان کا انتقال ہو گیا۔انہیں کراچی میں آسودۂ خاک کیا گیا۔

ولادت

مکرمہ ناصرہ قاسم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد قاسم صاحب دارالنصر غربی حبیب ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بہن مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد نصراللہ صاحب سانگھڑ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 31 دسمبر 2010ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔نومولود کا نام رانا محمد حسبان طاہر تجویز ہوا ہے نومولود مکرم رانا محمد شریف طاہر صاحب مرحوم سانگھڑ کا پوتا اور مکرم رانا مقبول احمد صاحب مصطفیٰ فارم کنری کا نواسہ ہے۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین، والدین کیلئے قرۃ العین، باعمر اور نافع الناس وجود بنائے۔آمین

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔بازار کاٹھیاں والا۔سیالکوٹ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ہمدردانہ مشورہ
1954 NASIR ناصر 2010
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
دنیائے طب کی خدمات کے 56 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 53 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور موثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
خورشید 1958
1958-2010
حکیم شیخ بشیر احمد ایم۔اے۔فاضل طب والجراحت
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798
جرمن وفرانس کی سیل بند ہومیوپیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت 25ML =/30 روپے 120ML -/100 روپے
GHP-55/GH ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈیپریشن ہائی، لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے
GHP-319/GH امراض معدہ بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے
GHP-324/GH اسہال۔پیچش ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔
GHP-354/GH نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔
GHP-383/GH حلق و گلے کے امراض، گلے و ٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے موثر اور آزمودہ علاج ہے۔
GHP-391/GH خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی موثر ترین دوا ہے۔

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد شاہد صاحب کارکن نظامت جائیداد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
خاکسار کی والدہ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں اور سی ایم ایچ لاہور کینٹ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد اقبال صاحب ٹمبر مرچنٹ سبزہ زار ملتان روڈ لاہور کا بیٹا سڑک پار کرتے ہوئے موٹر سائیکل سے ٹکرا گیا اور ٹانگ کا فریکچر ہو گیا۔ سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم انور احمد مبشر صاحب سابقہ صدر جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔
میری ایک عزیزہ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ لندن کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے موصوفہ کی جلد و کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ناصر احمد طاہر صاحب منتظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
مکرمہ بشارت النساء صاحبہ بنت مکرم صوفی عبدالغفور صاحب مرحوم سابق معلم وقف جدید ربوہ کی آنکھ کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کامیابی سے ہو گیا ہے۔ احباب کرام سے آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد اکرم صاحب دارالیمن شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ زوجہ مکرم محمد خاں صاحب مرحوم ساکن دارالیمن شرقی ربوہ حال مقیم جرمنی کا ایک ہفتہ قبل پتے کا آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن کے بعد کافی پیچیدگیاں ہیں۔ صحت ابھی بحال نہیں ہو رہی۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ صاحبہ کو جلد از جلد مکمل صحت یابی عطا فرمائے۔ آمین

محترم وسیم احمد بسراء صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔
خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ 6 ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ کئی ہسپتالوں میں زیر علاج رہی ہیں اب گھر آ گئی ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی والدہ صاحبہ کو کامل شفاء عطا کرے۔ آمین

مکرم عبدالرحیم صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور طویل عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ بہت

ربوہ میں طلوع وغروب 25۔جنوری

طلوع فجر	5:38
طلوع آفتاب	7:04
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:38

پلاٹ برائے فروخت
ایک عدد پلاٹ نمبر 16/11 محلہ دارالعلوم غربی حلقہ صادق برقبہ دس مرلے قابل فروخت ہے۔ خواہشمند حضرات اس فون پر رابطہ کریں: 0347-7638052

دکانیں کرایہ کیلئے خالی ہیں
گولبازار ربوہ میں فرنٹ پر دکانیں کرایہ پر دینا مقصود ہیں۔ کاروباری حضرات رابطہ کریں۔
سید غلام احمد فرخ: 0300-7711872

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

گرم کپڑوں کی ہر قسم کی ورائٹی پر زبردست
سیل۔ سیل۔ سیل
صاحب جی فیبرکس ربوہ
092-47-6212310

Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
دلہن جیولرز
طالب دعا
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئر ہوز پائپ بننے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ نیز یونیورسل پائپ بھی دستیاب ہیں۔
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
طالب دعا۔ میاں عباس علی
میاں ریاض احمد: 0300-9401543
میاں عدنان عباس 0300-9401542
042-36170513,37963207,3963531

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورکس
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرامز سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 042-37237516

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

KOHINOOR STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled,Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali
Tel:37630055-37650490-91 Fax:37630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

wallstreet
EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
042-37223228
37357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ

FD-10

پاکستان الیکٹرونکس
تمام کمپنی کی LCD/LEDTV "19 "22 "24 "26 "32 "40 "42 "46 "55 ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
امپورٹڈ کچن ھوب اور کچن ہڈ کی مکمل ورائٹی اس کے علاوہ سپلٹ اے سی فریج فریزر، واشنگ مشین مائیکرو یو اوون، نیز انسٹنٹ گیزر، 6 لیٹر، 8 لیٹر، 10 لیٹر، 12 لیٹر اور 20 لیٹر نہایت ہی کم قیمت پر دستیاب ہیں۔
جنریٹر تمام سائز پٹرول ڈیزل اور گیس میں دستیاب ہیں 1-KVA سے 5KVA
042-35124127,042-35118557 Mob:0321-4550127
26/2/C1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
طالب دعا: مقصود اے ساجد